رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶

ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸ تاریخ کو قادیان دارالامان سے نکلتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶

بدر

قادیان

ایڈیٹر: سید قاسم علی احمدی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۱۸ | قادیان مورخہ ۱۴ اکتوبر ۱۹۳۳ء مطابق ۲۳ جمادی الثانی ۱۳۵۲ھ | نمبر ۲۶

سلسلہ کی خبریں

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کو ہفتہ زیر اشاعت میں دردسر اور اسہال کی تکلیف رہی۔ اب خدا کے فضل سے طبیعت اچھی ہے۔

(۲) خواجہ عبدالرحیم ناگپور سے احباب کی خدمت میں درخواست کرتے ہیں۔ کہ ان کی اہلیہ عرصہ چار ماہ سے علیل ہیں۔ ان کی صحت کے لئے دعا فرما کر ثواب حاصل کریں۔

(۳) برادرم عبدالرحیم صاحب انبالہ سے ناظرین فاروق کی خدمت میں درخواست دعا کرتے ہیں۔ کہ ان کی دختر نیک اختر بہت دنوں سے بیمار ہے۔ اس کی صحت و زندگی کے لئے دعا فرما کر ثواب حاصل کریں۔

(۴) ۲۲ اکتوبر یوم التبلیغ کا دن ہے۔ تمام احمدی احباب کو اس کے لئے تیار ہو جانا چاہیئے۔ کوئی فرد عاقل بالغ جو احمدی ہے۔ اس سے مستثنیٰ نہیں۔ ہر ایک کو اس دن تبلیغ کرنی چاہیئے۔

ہندوستان کی مردم شماری

اب تک سمجھا جاتا تھا۔ کہ بلحاظ آبادی ہندوستان دوسرے درجے پر ہے۔ اور اوّلیت کا سہرا چین کے سر تھا۔ لیکن اب ہندوستان چین پر بھی فوقیت لے گیا ہے۔ سارے کرۂ ارض پر ایک ارب پچاس کروڑ انسان آباد ہیں۔ ان میں سے ۳۵۲۸۳۷۷۵۸ انسان صرف ہندوستان میں آباد ہیں۔ یعنی ہندوستان بہ اعتبار آبادی کرۂ ارض کا ۱/۷ حصہ ہے۔ سنہ ۱۹۳۱ء سے لے کر سنہ ۱۹۳۱ء تک دس برس کی مدت میں ہندوستان کی آبادی میں ۳۳۸۹۵۲۹۸ کا اضافہ ہوا۔ اور اس اضافہ کا تناسب ۱۰٫۷ فیصدی بنتا ہے۔ سنہ ۱۸۸۱ء سے لیکر سنہ ۱۹۳۱ء تک پچاس برس کی مدت میں ہندوستان کی آبادی ۳۹ فیصدی کے تناسب سے بڑھی ہے۔

اس کثیر آبادی کا صرف گیارہ فیصدی حصہ شہروں اور قصبوں میں آباد ہے۔ باقی ۸۹ فیصدی آبادی دیہات میں رہتی ہے۔ سب سے کم شہری آبادی آسام میں ہے۔ جس کا تناسب ۴٫۳ فیصدی ہے اور سب سے زیادہ شہری آبادی احاطہ بمبئی میں ہے جس کا تناسب ۲۶٫۲ فیصدی ہے۔ اس کے مقابلہ میں فرانس کی شہری آبادی ۴۹ فیصدی ہے شمالی آئرلینڈ کی ۵۰٫۸ فیصدی ہے۔ کنیڈا کی ۵۳٫۷۔ ریاستہائے متحدہ امریکہ کی ۵۶٫۲ فیصدی اور انگلستان اور ویلز کی ۸۰ فیصدی۔

آبادی ہندوستان میں صرف انتالیس شہر ایسے ہیں۔ جن کی ایک لاکھ سے زائد ہے۔ ان شہروں میں سے بمبئی کی آبادی میں کمی واقع ہوئی۔ باقی شہروں کی آبادی میں اضافہ ہوا۔ مثلاً کلکتہ میں بارہ فیصدی۔ رنگون میں ۱۷ فیصدی۔ مدراس اور کراچی میں ۲۳ فیصدی بنگلور میں ۴۵ فیصدی۔ ناگپور میں ۴۸ فیصدی۔ لاہور میں ۵۳ فیصدی۔ امرت سر میں ۶۵ فیصدی۔ اور سلیم میں ۹۶ فیصدی۔

ہندوستان میں ۷۱ فیصدی آبادی زراعت کا کام کرتی ہے۔ صنعت و حرفت میں صرف دس فیصدی لوگ مصروف ہیں۔ یعنے سنہ ۱۹۳۱ء کے مقابلہ میں صنعت و حرفت والوں میں ایک فیصدی کی کمی واقع ہو گئی ہے عورتوں کی تعداد میں سنہ ۱۹۰۱ء سے جو کمی شروع

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوئی تھی - وہ بدستور جاری ہے - مردم شماری کی رپورٹ میں جو وجوہ بیان کئے گئے ہیں - وہ یہ ہیں - کہ لڑکیوں کو عموماً اچھی نظر سے نہیں دیکھا جاتا - شاید اس خیال سے کہ ان کی شادیوں پر روپیہ زیادہ صرف ہوتا ہے - نیز ہندوؤں میں لڑکیوں کو بلوغ سے قبل ہی بیاہ دیا جاتا ہے - اور بعض حصّوں میں لڑکیوں کے خلاف جذبہ اس قدر تیز ہے - کہ اگر کوئی پیشگوئی کر دے - کہ لڑکی پیدا ہوگی - تو حمل گرانے کی تدابیر اختیار کرنے میں بھی تامل نہیں کیا جاتا - مسلمانوں میں فی ہزار مردوں کے مقابلہ میں ۹۰۱ عورتیں ہیں - پنجاب میں عورتوں کی قلت بالخصوص بہت بڑھی ہوئی ہے مثلاً مسلمانوں میں فی ہزار مردوں کے مقابلہ میں ۸۴۱ عورتیں ہیں - ہندوؤں میں ۸۲۶ اور سکھوں میں ۷۹۹ - صرف مدراس - بہار اور اڑیسہ اور صوبجات متوسط (باستثنائے برار) میں عورتیں مردوں سے زیادہ ہیں - ہندوؤں میں حقیقتاً عورتوں کی کمی نہیں اس لئے کہ کم و بیش ۸۳ لاکھ بیوہ عورتیں موجود ہیں جو حد یاس تک نہیں پہنچیں - یعنی بچے پیدا کر سکتی ہیں - ان کو علیحدہ کر دیا جائے - تو بلاشبہ ہندوؤں میں بھی عورتوں کی تعداد مردوں کے مقابلہ میں کم رہ جاتی ہے -

ہندوستان میں عمر کا اوسط بھی بہت کم ہے - انگلستان ویلز اور شمالی آئرلینڈ میں ۱۹۲۱ء میں عمر کا اوسط ۳۰۷۶ سال تھا - لیکن ہندوستان میں یہ اوسط صرف ۲۳۱۲ سال نکلتا ہے -

۹۷۴ فیصدی مرد غیر شادی شدہ ہیں ۷۶۴ فیصدی شادی شدہ ہیں - ۴۵ فیصدی مرد رنڈوے ہیں - ان کے مقابلہ میں ۳۹۴ فیصدی عورتیں شادی شدہ ہیں - ۲۵۳ غیر شادی شدہ اور ۵ فیصدی بیوہ ہیں - بیوہ عورتوں کے تناسب میں اس زیادتی کی بڑی وجہ یہ ہے - کہ ہندوؤں میں عملی العموم شادی بیوگان بند ہے - ہندوؤں کی صحبت کی وجہ سے بعض مسلمانوں میں بھی شادی بیوگان معیوب سمجھی جانے لگی ہے ؛

تعلیم کی کمی حد درجہ افسوسناک ہے - اگرچہ گذشتہ دس برس میں تعلیم یافتہ اصحاب میں پچپن لاکھ پندرہ ہزار یا ۴۲ فیصدی کا اضافہ ہوا - لیکن ہندوستان بھر میں خواندہ آدمیوں کی تعداد اب بھی صرف آٹھ فیصدی ہے - یعنے انسانوں کے اس وسیع جنگل میں جو ربع مسکوں کی آبادی کا ۱/۵ حصہ ہے کم و بیش ۹۲ فیصدی آبادی ان پڑھ ہے - کیا اس لئے کہ ہندوستان میں تعلیمی انتظامات کے لئے ضروری وسائل مہیا نہیں! حالانکہ ہندوستان نہایت ہی کثیر الوسائل ملک ہے!

(پیغام)

عورت سے مرد

آج کل دنیا میں کئی خلاف عقل واقعات ظہور پذیر ہو رہے ہیں - ایک جگہ سے خبر آئی تھی - ایک عورت نے پانچ بچے جنے ایک جگہ سے خبر آئی - کہ بچہ بغیر سر پیدا ہوا - اور زمین سے چھ فٹ تک اچھلا وغیرہ وغیرہ - حال ہی میں ولایت سے ایک عورت کے مرد بننے کی خبر آئی ہے - ناظرین کی ضیافت طبع کیلئے درج ہے

انگلستان میں ایک حیرت انگیز واقعہ

"لنڈن (بذریعہ ڈاک) ایلفورٹ تھارنٹن ہیتھ کی ایک عورت سیڈلین بیری وڈ ایک ماہ کے مختصر عرصہ کے اندر عورت سے مکمل مرد بن گئی ہے - اسے دھوکہ دہی کے ایک مقدمہ میں ایک ماہ کی سزا ہوئی تھی - جب اسے جیل بھیجا گیا - تو وہ ۲۸ سال کی ایک خوبصورت عورت تھی لیکن ایک ماہ کی قید کاٹنے کے بعد جب وہ جیل سے باہر آئی - تو مکمل مرد بن چکی تھی - ڈاکٹروں نے معائنہ کرنے کے بعد اس کے مرد ہونے کی تصدیق کر دی ہے - مرد کا عورت بننا اور عورت کا مرد بننا کوئی غیر معمولی بات نہیں ہے - لیکن "وڈ" کے اتنے عرصہ کے اندر مرد بن جانا واقعی حیران کن ہے - اس کی چال ڈھال اور بولنے کا ڈھنگ ابھی عورتوں کا سا ہے - میری وڈ کی بجائے اب اس کا نام مارک وڈ رکھا گیا ہے - اخباری نمائندے کو ایک انٹرویو کے دوران میں اس نے اپنی تبدیلی کے حالات بتلاتے ہوئے کہا - کہ جب گرفتاری کے بعد پولیس نے میرا ریمانڈ لیا - تو میں نے اپنے اندر ایک زبردست تبدیلی پیدا ہوتے ہوئے دیکھی چنانچہ میں نے زنانہ جیل کی وارڈرس سے کہا - کہ میں نہیں کہہ سکتی کہ مجھے زنانہ جیل میں جانا چاہیئے یا نہیں - میرا ڈاکٹری معائنہ کیا گیا - اور میرے خطرات درست ثابت ہوئے - مارک وڈ جسے اب مرد کہنا چاہیئے - مردانہ کپڑے پہنتا ہے" پرتاپ

زائرین حجاز کو انتباہ

(از محکمہ اطلاعات پنجاب گورنمنٹ)

اسلامی مقامات مقدسہ کو جانے والے ہندوستانی زائرین کو انتباہ کیا جاتا ہے - کہ وہ حجاز جانے کے لئے موٹر لاریوں اور موٹر کاروں کے ذریعہ خشکی کا راستہ اختیار نہ کریں - جس کے متعلق بعض نئی کمپنیاں مثلاً "آدورینڈ حجاز ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ سرکلر روڈ نولکھا لاہور" انتظام کر رہی ہیں -

ہندوستان سے حجاز تک براہ راست خشکی کے راستہ کے متعلق ابھی تک آزمائش نہیں کی گئی - اور حقیقت تو یہ ہے - کہ عراق سے مقامات مقدسہ تک زائرین کے خشکی کا راستہ اختیار کرنے کا سوال اس وقت سعودی عرب حکومت کے زیر غور ہے - براہ راست خشکی کے راستہ سفر کرنے میں صریح طور پر خدشات ہیں - کیونکہ لمبے وسیع صحراؤں اور علاقوں کو عبور کرنا پڑتا ہے - جہاں پانی کا نام نشان نہیں - خشکی کے راستہ سفر کے متعلق مذکورہ بالا کمپنی نے جو صورت پیش کی ہے - اس کی نوعیت زیادہ تر تجرباتی ہے - اور ابھی تک یہ معلوم نہیں - کہ آیا اس نے ان متعدد مشکلات کا اندازہ لگایا ہے - جو اس بارہ میں پیش آئیں گی ؛

کویت اور بحرین کے رہنے والے بھی جن کے متعلق یہ کہا جا سکتا ہے - کہ وہ صحرائی سفر کے مکمل طور پر عادی ہو چکے ہیں - آج کل کراچی اور جدہ کے راستہ سے مکہ کو جاتے ہیں - اس سے خشکی کے راستہ کے انتہائی خدشات کا کافی ثبوت ملتا ہے - ہندوستانی زائرین کو اس بات کا خاص خیال رکھنا چاہیئے ؛

درخواست دعا:- قاضی دین محمد کاتب اخبار ہذا کی اہلیہ کی صحت کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فاروق

قادیان دارالامان مورخہ ۱۴ اکتوبر ۱۹۳۳ء

کلام الامام امام الکلام

عیسائیوں پر اتمام حجت

(از مسیح موعود علیہ السلام)

اکیس مئی ۱۸۸۸ء کے جلسہ مذہبی کی کیفیت

— : اور : —

پادری وائٹ بریخٹ صاحب پر اتمام حجت

جن صاحبوں نے ہمارا اعلان مجریہ ۱۸ مئی ۱۸۸۸ء دیکھا ہے۔ انہیں معلوم ہوگا۔ کہ میاں فتح مسیح عیسائی واعظ نے دعویٰ کیا تھا۔ کہ مجھے بھی الہام ہوتا ہے۔ اور میں بھی پیش از وقوع الہامی پیشگوئیاں بالمقابل بتلا سکتا ہوں۔ چنانچہ اس دعویٰ کے پرکھنے کے لئے ۲۱ مئی ۱۸۸۸ء کو بروز دوشنبہ اس عاجز کے مکان فرودگاہ پر ایک بڑا جلسہ ہوا۔ اور بہت سے مسلمان اور ہندو معزز اور رئیس شہر کے رونق افروز جلسہ ہوئے۔ اور سب کو اس بات کے دیکھنے کا شوق تھا۔ کہ کونسی پیشگوئیاں بالمقابل پیش کی جاتی ہیں۔ آخر دس بجے کے بعد میاں فتح مسیح معہ چند دوسرے عیسائیوں کے جلسہ میں تشریف لائے۔ اور بجائے اس کے کہ پیشگوئیاں کرتے۔ اور اور باتیں کہ جو سراسر واہیات اور خارج از مقصد تھیں شروع کر دیں۔ آخر حاضرین میں سے ایک معزز ہندو صاحب نے انہیں کہا۔ کہ یہ جلسہ صرف بالمقابل پیشگوئیوں کے پیش کرنے کے لئے انعقاد پایا ہے۔ اور یہی آپ کا اقرار بھی ہے۔ اور ایسے شوق سے سب لوگ اکٹھے ہوئے ہیں۔ سو اس وقت الہامی پیشگوئیاں پیش کرنی چاہئیں۔ اس کے جواب میں میاں فتح مسیح نے کہا۔ کہ اصل بات یہ ہے۔ کہ میری طرف سے دعویٰ الہام نہیں ہے۔ اور جو کچھ میرے منہ سے نکلا تھا۔ میں نے یوں ہی فریق ثانی کے دعویٰ کے مقابل پر ایک دعویٰ کر دیا تھا۔ کیونکہ میں جانتا ہوں۔ کہ ان کا جھوٹا دعویٰ ہے۔ سو ایسا ہی میں نے بھی ایک دعویٰ کر دیا۔ اس پر بہت لوگوں نے انہیں ملزم کیا۔ کہ یہ دروغگوئی نیک نیتی کے برخلاف تم سے وقوع میں آئی۔ اگر تم فی الحقیقت ملہم نہیں تھے۔ تو پھر خلاف واقعہ ملہم ہونے کا کیوں دعویٰ کیا۔ غرض حاضرین کی طرف سے میاں فتح مسیح کو اس کی دروغگوئی پر سخت عتاب ہو کر جلسہ برخواست ہوا۔ اور دیسی عیسائیوں کے چلن کا نمونہ عام لوگوں پر کھل گیا۔ اور ہمیں سخت افسوس ہوا۔ کہ ایسے شخص کے ساتھ جس کو سچائی اور دیانت کی کچھ بھی پرواہ نہیں۔ کیوں اپنا وقت عزیز ضائع کیا۔ اگر کوئی معزز درجہ کا یورپین عیسائی ہوتا۔ تو البتہ ایسے فاش دروغ اور قابل ندامت جھوٹ سے پرہیز کرتا۔

اب اس اشتہار کے جاری کرنے سے یہ مطلب ہے۔ کہ اگر کوئی معزز یورپین عیسائی صاحب ملہم ہونے کا دعویٰ کرتے ہوں۔ تو انہیں بصد رغبت ہماری طرف سے اجازت ہے۔ کہ بمقام بٹالہ جہاں آخر رمضان تک انشاء اللہ ہم رہیں گے۔ کوئی جلسہ مقرر کر کے ہمارے مقابل پر اپنی الہامی پیشگوئیاں پیش کریں۔ بشرطیکہ فتح مسیح کی طرح اپنی دروغگوئی کا اقرار کر کے میدان مقابلہ سے بھاگنا نہ چاہیں۔ اور نیز اس اشتہار میں پادری وائٹ بریخٹ صاحب کہ جو اس علاقہ کے ایک معزز یورپین پادری ہیں۔ ہمارے بالتخصیص مخاطب ہیں۔ اور ہم پادری صاحب کو یہ بھی اجازت دیتے ہیں۔ کہ اگر وہ صاف طور پر جلسہ عام میں اقرار کریں۔ کہ یہ الہامی طاقت عیسائی گروہ سے مسلوب ہے۔ تو ہم ان سے کوئی پیشگوئی بالمقابل طلب نہیں کرینگے۔ بلکہ حسب درخواست ان کی ایک جلسہ مقرر کر کے فقط اپنی طرف سے ایسی الہامی پیشگوئیاں پیش از وقوع پیش کرینگے۔ جن کی نسبت ان کو کسی طور کا شک و شبہ کرنے کی گنجائش نہیں ہوگی۔ اور اگر ہماری طرف سے اس جلسہ میں کوئی ایسی قطعی و یقینی پیشگوئی پیش نہ ہوئی۔ کہ جو عام ہندوؤں اور مسلمانوں اور عیسائیوں کی نظر میں انسانی طاقتوں سے بالاتر متصور ہو۔ تو ہم اسی جلسہ میں دو سو روپیہ نقد پادری صاحب موصوف کو بطور ہرجانہ یا تاوان تکلیف دہی کے دیدینگے۔ چاہیں تو وہ دو سو روپیہ کسی معزز ہندو صاحب کے پاس پہلے ہی جمع کرا کر اپنی تسلی کرالیں۔ لیکن اگر پادری صاحب نے خود تسلیم کر لیا۔ کہ حقیقت میں یہ پیشگوئی انسانی طاقتوں سے بالاتر ہے۔ تو پھر ان پر واجب و لازم ہوگا۔ کہ اس کا جھوٹ یا سچ پرکھنے کے لئے سیدھے کھڑے ہو جائیں۔ اور اخبار نور افشاں میں جو ان کی مذہبی اخبار ہے۔ اس پیشگوئی کو درج کرا کر ساتھ اس کے اپنا اقرار بھی چھپوائیں۔ کہ میں نے اس پیشگوئی کو من کل الوجوہ گو انسانی طاقتوں سے بالاتر .. قبول کر لیا۔ اسی وجہ سے تسلیم کر لیا۔ کہ اگر یہ پیشگوئی سچی ہے۔ تو بلاشبہ قبولیت اور محبوبیت الٰہی کے چشمہ سے نکلی ہے۔ نہ کسی اور گندے چشمہ سے۔ جو اٹکل و اندازہ وغیرہ ہے۔ اور اگر بالآخر اس پیشگوئی کا مضمون مسیح اور سچ نکلا۔ تو میں بلا توقف مسلمان ہو جاؤں گا۔ کیونکہ جو پیشگوئی محبوبیت کے چشمہ سے نکلی ہے۔ وہ اس دین کی سچائی کو ثابت کرنے والی ہے۔ جس دین کی پیروی سے یہ مرتبہ محبوبیت کا ملتا ہے۔ اور یہ بھی ظاہر ہے۔ کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محبوبیت کو نجات یافتہ ہونا ایک امر لازمی ہے۔

اور اگر پیشگوئی کا مضمون صحیح نکلا۔ یعنے بالآخر جھوٹی نکلی۔ تو وہ دوسو روپیہ جو جمع کرایا گیا ہے پادری صاحب کو دیا جائیگا۔ لیکن اگر روز انعقاد جلسہ سے ایک ہفتہ تک پادری صاحب نے مضمون پیشگوئی کو معہ اپنے اقرار مشرف اسلام ہونے کے کے جس پر بیس بچیس معزز مسلمانوں اور ہندوؤں کی گواہی ثبت ہوگی اخبار نور افشاں میں درج نہ کرایا یا پہلے ہی سے ایسے جلسہ میں آنے سے انکار کیا۔ تو پبلک کو سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ پادری صاحبوں کو حق کی اطاعت منظور نہیں۔ بلکہ صرف تنخواہ پانے کا حق ادا کر رہے ہیں۔

اور یہ بھی واضح رہے۔ کہ اگر پادری صاحب بعد وصول اس اشتہار کے پابندی ان شرائط کی اپنے نفس پر قبول کرلیں۔ تو پھر کچھ ضرور نہیں کہ وہ ہمارے مکان پر ہی آویں۔ بلکہ ہم خود ان کے مکان پر اس شرط سے جاسکتے ہیں۔ کہ دو معزز عہدہ دار سرکاری بھی یعنے ایک تھانیدار اور ایک تحصیلدار اس جگہ حاضر ہوں۔ جن کا اس جگہ پہلے سے بلا لینا پادری صاحب کے ہی ذمہ ہوگا۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔

(خاکسار غلام احمد از بٹالہ۔ ۲۴ مئی ۱۸۸۸ء)

پھر یاددہانی

جن خریداران نے فاروق کے وی پی بار بار واپس کئے ہیں۔ اور جن کا چندہ ۳۰ ستمبر ۳۳ء کو ختم ہو چکا ہے۔ وہ براہ مہربانی بذریعہ منی آرڈر چندہ بھیج دیں۔ ورنہ پھر ان کے نام وی پی ارسال ہونگے جن کا وصول کرنا ان کا اخلاقی فرض ہے۔ آپ کی اس سرد مہری کا اخبار فاروق کو طعنہ دے رہے ہیں۔ دیکھو آمد نمبر ۳۳ مورخہ ۱۸ اکتوبر ۳۳ء۔ منیجر فاروق

پیغامی مشن

پیغامیوں کی روحانی موت

---

(۱)

دو کشتیوں میں پیر رکھنے والا کبھی کوئی انسان دنیا میں کامیاب نہیں ہوا۔ اس کے نقصانات کا اندازہ صاحب تجربہ کی زندگی سے اچھی طرح لگایا جاسکتا ہے۔ ہمارے پیغامی دوستوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قبول کیا۔ اور پوری طرح سے آپ کے دعویٰ کو علی الاعلان دنیا کے سامنے پیش کرتے رہے۔ کہ ہمارا ایمان ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود مہدی موعود علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے سچے رسول تھے۔ اور اس زمانہ کی ہدایت کے لئے دنیا میں نازل ہوئے۔ اور آج آپ کی متابعت میں دنیا کی نجات ہے۔ اور ہم اس امر کا اظہار ہر میدان میں کرتے ہیں۔ اور کسی کی خاطر ان عقائد کو بفضلہ تعالیٰ نہیں چھوڑ سکتے۔" ہم آپ کو اس زمانہ کا رسول اور نبی اور نجات دہندہ مانتے ہیں۔" ریویو کے پرانے فائل اور "پیغام" کے سابقہ پرچے ملاحظہ کیجئے۔ ایسے بہت سے آپ کو حوالے ملیں گے۔

اس کا نتیجہ کیا ہوا۔ وہی جو ہر ایک سچے احمدی کو عقائد کے اظہار میں تکلیفیں اٹھانی پڑتی ہیں۔ ان کے سامنے تھیں۔ دنیا میں نام پیدا کرنے والی ہستیوں میں یہ تاب نہ رہی۔ کہ مخالفین کے مخالف پروپیگنڈا کو برداشت کر سکیں۔ کیونکہ انہیں ہر دلعزیزی منظور تھی۔ اور اظہار حق سے اُن کی یہ "نعمت غیر مترقبہ" ان کے ہاتھ سے جارہی تھی۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والے انعام کی اہمیت کو نہ سمجھا۔ اور اس سے لاپرواہ ہونے لگے۔ ان کی خواہش اب یہ ہونے لگی کہ اپنے مولیٰ کو بھی راضی کرلیں۔ اور عوام الناس میں ہر دلعزیز بھی بنے رہیں۔ مگر یہ دو متضاد باتیں تھیں۔ جو ایک جگہ جمع نہ ہوسکتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ دلوں کے مخفی ارادوں کو جلد ظاہر کر دیتا ہے۔ مشیت ایزدی نے خلافت "ثانیہ" سے ایسا سبب پیدا کر دیا۔ کہ وہ ان دونوں میں سے ایک کے منتخب کرنے پر مجبور ہو گئے۔ مگر آہ! ان کا یہ انتخاب کیسا عبرتناک ہوا۔ کہ ہمیشہ کے لئے اپنے محبوب حقیقی سے دور ہو گئے۔ افسوس کہ وہ اپنے امام علیہ السلام کے ان الفاظ سے بھی فائدہ نہ اٹھا سکے "جو چھوٹے ہیں بڑے کئے جاوینگے اور بڑے چھوٹے کئے جاوینگے"

(۲)

یہ تو ان کی ظاہر احالت کا نقشہ تھا۔ کہ وہ قادیان سے جسے اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کے لئے مقدس اور اور قیامت تک کے لئے رسول کا تخت گاہ قرار دیا تھا۔ اور حضرت مسیح موعود نے صاف الفاظ میں فرمایا تھا۔ کہ "یہ ضروری ہوگا۔ کہ مقام اس انجمن کا ہمیشہ قادیان رہے۔ کیونکہ خدا نے اس مقام کو برکت دی ہے" ہمیشہ کے لئے جدا ہو گئے۔ بہشتی مقبرہ سے وہ ہمیشہ کے لئے محروم ہو گئے۔ جس کے متعلق اللہ تعالیٰ سے علم پاکر حضرت مسیح موعود نے اس میں دفن ہونے والوں کے لئے بہت سی بشارات دی تھیں۔ اور فرمایا تھا "اس وقت کے امتحان سے بھی اعلیٰ درجہ کے مخلص جنہوں نے واقعی دین کو دنیا پر مقدم کیا ہے۔ دوسرے لوگوں سے ممتاز ہو جائیں گے۔ اور ثابت ہو جائے گا۔ کہ بیعت کا اقرار انہوں نے سچا کر کے دکھلایا ہے۔ اور اپنا صدق ظاہر کر دیا ہے۔ بے شک یہ انتظام منافقوں پر گراں گذریگا۔ اور اس سے ان کی پردہ دری ہوگی" پس امتحان ہوا۔ اور بدقسمت پیغامی اس خدائی امتحان میں سو فیصدی ہی فیل ہو گئے۔ بلکہ ان دور افتادگان نے داخلہ بھی جو ایمان اور اخلاص کی تصدیق کے لئے داخل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیا ہوا تھا - واپس لے لیا - حضرت مسیح موعودؑ نے بھی فرمایا تھا - کہ "اگر کوئی . . . . . اپنے ضعف ایمان کی وجہ سے اپنی وصیت سے منکر ہو جائے یا اس مسئلہ سے روگردان ہو جائے . . . . تو وہ تمام مال واپس کرنا ہوگا - کیونکہ خدا کسی کے مال کا محتاج نہیں - اور خدا کے نزدیک ایسا مال مکروہ اور رد کر دینے کے لائق ہے"

مگر ان کی اس افسوسناک انتقال مکانی کے ساتھ ہی ان کے اعتقادات نے بھی پلٹا کھایا - کیونکہ جو لوگ اپنے آپ کو مریض ہی خیال نہ کرتے تھے - بجائے اس کے کہ وہ اُن حربہائے آسمانی سے جو حضرت مسیح موعودؑ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوئے تھے - عوام کا مقابلہ کرتے - اور ان کی اصلاح کی خواہش کرتے - انہی کے سانچے میں ڈھلنے لگے - پہلا قدم جوان "دوستوں" نے اُٹھایا - نبوت اور کفر و اسلام کا مسئلہ تھا - لوگوں کو کہنے لگے - کہ ہم تم کو مسلمان سمجھتے ہیں - خواہ آپ مرزا صاحب کو مانیں یا نہ مانیں - اور کہ ہم مرزا کو نبی اور رسول ہرگز نہیں مانتے - حضرت مسیح موعودؑ کے صاف اور واضح دعویٰ کے ہوتے ہوئے - کہ "سچا خدا وہی ہے - جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا" (دافع البلاء) "ہمارا دعویٰ ہے - کہ ہم رسول اور نبی ہیں" (بدر ۵ مارچ ۱۹۰۶ء) "آخری زمانہ میں ایک رسول کا مبعوث ہونا ظاہر ہوتا ہے - وہی مسیح موعود ہے" (حقیقۃ الوحی ص۶۵) "میں قسم کھا کر کہتا ہوں - جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اس نے مجھے بھیجا ہے - اور اس نے میرا نام نبی رکھا ہے . . . . اور آپ کی فیوض کی برکت سے نبوت کے مقام تک پہنچایا" ان کیلئے مشکل تھا - کہ عوام کو دھوکا دے سکیں - اس لئے انہیں اپنے مفہوم کو لفظی پیچیدگیوں میں رکھنا پڑا - جس سے کچھ اثبات اور کچھ نفی بھی ظاہر ہو - بعینہٖ ایسے وکیل کی طرح جو اپنے کلیس کی کمزوری کو دلفریب الفاظ میں چھپانا چاہتا ہے زمانہ روشنی کا تھا - لوگ حقیقت سمجھ گئے - حضرت اقدس کی کتب زمانے میں شائع ہو چکی تھیں حضرت کا دعویٰ اپنے الفاظ میں لوگوں کے سامنے تھا - لوگوں نے ان کی اس لجاجت کو ٹھکرا دیا ؎

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم نہ ۔۔۔
نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے

(۳)

اس سے مایوس ہو کر انہوں نے نو تعلیم یافتہ لوگوں کو پھانسنا چاہا - کہ جو مغربی تعلیم کے حاصل کرنے کے ساتھ ہی مغربی فلسفہ کا نمایاں اثر لئے ہوتے ہیں - چاہیئے تو یہ تھا - کہ روحانی فلسفہ سے جس کے انکشاف کے لئے عین ضرورت کے وقت حضرت مسیح موعودؑ تشریف لائے تھے - ان کو بہرہ اندوز کیا جاتا - اور اس طرح سے وہ اسلام کے سچے شیدائی بن سکتے تھے - مگر ان "دوستوں" نے اسلام کو صرف انہی کے مسلمات کے مطابق بیان کرنا شروع کر دیا - مثال کے طور پر ولادت حضرت مسیح علیہ السلام ہے - اس کے متعلق حضرت مسیح موعود خصوصیت سے فرما چکے تھے - کہ آپ کی ولادت بغیر باپ کے ہے - اور اس ندرت کو تثلیث مسیح ہونے کی دلیل میں پیش فرماتے رہے - مگر انہوں نے اُن نوجوانوں کے سوال پر کہ "یہ کیسے ممکن ہے" اس مسئلہ سے ہی انکار کر دیا - اب دھڑا دھڑ مضمون نکل رہے ہیں - کہ آپ کا باپ تھا (تحقیقات جدیدہ سے تو اب یہ بھی ثابت ہو گیا ہے - کہ یہ بالکل ممکن ہے کہ ایک عورت میں فطرتی طور پر مرد کے اجزاء موجود ہوں - اور بغیر مرد کے قریب ہونے کے اُس سے اولاد پیدا ہو - چنانچہ اس کی اطبار نے تصدیق بھی کی ہے - تاریخ میں اسکی نظیریں بھی بیان کرتے ہیں - اس کا نتیجہ بھی یہی ہوا - کہ تعلیم یافتہ طبقہ بجائے اس کے کہ اُن کے دام تزویر میں پھنستا Westernism Theories کا عاشق و شیدا ہو گیا - اور اسلام کا ان کے دلوں سے رہا سہا وقار بھی جاتا رہا - گویا اس حیلے میں بھی پیغامی اپنا سا منہ لے کر رہ گئے +

(۴)

اس کے بعد بمصداق کھسیانی بلی کھنبا نوچے - آخری ہتھیار انہیں اپنی کامیابی کا یہی سوجھا - کہ "یار" لوگوں سے ملکر اپنے پیارے امام کے لخت جگر کی ذاتی مخالفت پر آمادہ ہوں - جس کے متعلق حضرت صاحب فرما چکے تھے - کہ -

"واضح ہو - کہ جن صفات خاصہ کے ساتھ لڑکے کی بشارت دی گئی ہے - یعنی وہ لڑکا صاحب شکوہ و عظمت و دولت ہوگا - اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کریگا - وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا - اور علوم ظاہری اور باطنی سے پُر کیا جاویگا - اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا - خدا کا سایہ اُس کے سر پر ہوگا - وہ جلد جلد بڑھے گا - اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا - اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا - قومیں اُس سے برکت پائیں گی - تب اپنے نفسی نقطہ آسمان پر اٹھایا جائے گا"

(اشتہار صداقت آثار ۸ اپریل ص۸۶)

اس میں انہوں نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا - اپنی قوم کی پسینہ کی کمائی - بلکہ معلوم نہیں کن کن کے آگے ہاتھ پھیلا کر تبلیغ اسلام کے نام پر جمع کی ہوئی رقم اس میں خرچ کی - ظاہر و باطن اس میں صرف کیا - کہ کسی طرح یار لوگوں میں قربانی قبول ہو - اور نام وری حاصل ہو جائے - اس وقت سمجھتے ہونگے - کہ اب کے ضرور کامیاب ہونگے - مگر یہی ان کے مٹانے کا باعث ہوئی - اور یہی قدم انہیں ہلاکت کی طرف لے گیا - الٰہی سلسلہ کی مخالفت ایک خطرناک فعل ہے - تاریخ اس پر شاہد ہے - اس کا خمیازہ ہمیشہ ہی بُری طرح بھگتنا پڑتا ہے - آپ کی زبان حالی اب لوگوں پر کافی ظاہر ہو چکی ہے - جو الٰہی سلسلہ کے سچا ہونے کی ایک بین دلیل ہے +

(۵)

جب بھی کبھی آپ کسی نیم مردہ پیغامی کو ملیں گے - تھوڑی سی ملاقات میں ہی آپ بتدریج انہی پہلوؤں کا اظہار پائیں گے - عوام کا تو کیا ذکر پچھلے دنوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بھاگلپور کے قیام میں پیغامی جماعت کے ایک مبلغ سے دوچار ہونے کا موقعہ ملا۔ سلسلہ کے متعلق گفتگو ہوئی۔ پہلے پہل انہوں نے نبوت کے متعلق چند حوالے پیش کئے۔ جن میں حضرت مسیح موعودؑ کا نبوت (تشریعی) سے انکار ظاہر ہوتا تھا۔ میں نے انہیں بتایا۔ کہ ان کی تشریح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اپنے ہی الفاظ میں موجود ہے۔ کہ:۔

"جس جس جگہ میں نے نبوت یا رسالت کا انکار کیا ہے۔ صرف ان معنوں سے کیا ہے۔ کہ میں مستقل طور پر کوئی شریعت لانے والا نہیں ہوں۔ اور نہ ہی مستقل طور پر نبی ہوں۔ مگر ان معنوں سے کہ میں نے اپنے رسول مقتدا سے باطنی فیوض حاصل کر کے اور اپنے لئے اس کا نام پا کر اس کے واسطہ سے خدا کی طرف سے علم غیب پایا ہے۔ رسول اور نبی ہوں۔ مگر بغیر جدید شریعت کے۔ اس طور کا نبی کہلانے سے میں نے کبھی انکار نہیں کیا۔" (ایک غلطی کا ازالہ)

اور پھر فرمایا:۔

"خدا تعالےٰ جس کے ساتھ ایسا مکالمہ مخاطبہ کرے جو کیت اور کیفیت میں دوسروں سے بہت بڑھکر ہو۔ اور اس میں پیشگوئیاں بھی کثرت سے ہوں اسے نبی کہتے ہیں۔ اور یہ تعریف ہم پر صادق آتی ہے۔ پس ہم نبی ہیں۔" (بدر ۵ مارچ ۱۹۰۸ء)

حقیقۃ الوحی میں (صفحہ ۳۹۱ پر) فرمایا:۔

"اگر دوسرے علماء جو مجھ سے پہلے گذر چکے ہیں وہ بھی اس قدر مکالمہ اور مخاطبہ الٰہیہ اور امور غیبیہ سے حصہ پا لیتے۔ تو وہ بھی نبی کہلانے کے مستحق ہو جاتے۔۔۔۔۔ احادیث صحیحہ میں آیا ہے۔ کہ ایسا شخص ایک ہی ہوگا۔"

بجائے اس کے کہ وہ اس کا صحیح جواب دیتے اپنے غیر احمدی دوستوں کی ہاں میں ہاں ملاتے ہوئے فرمایا۔ کہ اگر شریعت مکمل ہو چکی ہے۔ تو نبی کی کیا ضرورت ہے۔ پس انہیں بتایا گیا۔ کہ نبی کی غرض محض شریعت لانا نہیں۔ بلکہ نبی کی غرض اللہ تعالےٰ قرآن کریم کی آیت ھو الذی بعث فی الامیین رسولا منھم یتلو علیھم اٰیٰتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمۃ میں بیان فرماتا ہے۔ مولوی محمد علی صاحب اس کا ترجمہ یوں فرماتے ہیں۔ (ریویو جلد ۶ صفحہ ۹۶)

"خدا تو وہ خدا ہے۔ جس نے اُمّی لوگوں میں رسول مبعوث کیا۔ کہ انہیں اس کی آیات سنائے انہیں پاک بنائے۔ اور کتاب و حکمت کی ان کو تعلیم دے۔۔۔ اور نیز آخری زمانہ میں ایک ایسی قوم ہوگی جو ابھی ان میں شامل نہیں ہوئی۔ وہ قوم بھی انہی لوگوں کے ہمرنگ ہوگی۔ ان میں بھی اسی طرح نبی مبعوث ہوگا۔ جو انہیں خدا کی آیات سنائیگا۔"

اس کی وضاحت ریویو ج ۵ نمبر ۵ صفحہ ۱۸۳ پر فرماتے ہیں کہ:۔

"قدیم سے یہی سنت الٰہی چلی آئی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ ایسے اوقات میں جب زندہ ایمان لوگوں کے دلوں سے نیست و نابود ہو جاتا ہے۔ اپنے انبیاء کے ذریعہ اپنی عظیم الشان قدرتوں کا اظہار بذریعہ خارق عادت نشانوں کے کر کے اپنی ہستی کا یقین لوگوں کے دلوں میں پیدا کرتا ہے۔ جس سے اُن کی زندگی میں ایک پاک تبدیلی واقع ہوتی ہے۔ ایسی ہی ضرورت اس زمانہ میں ہے۔ کیونکہ گذشتہ انبیاء کے نشان بطور قصوں کے ہو گئے ہیں۔۔۔۔۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے اپنا ایک مرسل بھیجا۔ اور وہ وہی مرسل ہے جس کا آخیر زمانہ میں آنے کا ابتداء سے وعدہ دیا گیا تھا۔۔۔۔ پس اسی وعدہ اور ضرورت کے مطابق ایمان اور مذہب کے زندہ کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے ایک مامور کو مبعوث فرمایا ہے۔ تاکہ اس کی ہستی کا یقین وہ دلوں میں پیدا کرے۔"

پھر ان کی توجہ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں کی بعثت کی طرف پھیری گئی۔ کہ کیا سب کے سب صاحب شریعت نبی تھے۔ موسیٰ علیہ السلام کے بعد پے در پے کئی نبی ہوئے۔ جو توریت کی شریعت کے پابند تھے۔ (یحکم بہ النبیون) پھر قرآن کریم میں تو عیسیٰ علیہ السلام کو بھی صاحب شریعت نبی قرار نہیں دیا گیا۔ بلکہ فرمایا ہے۔ وقفینا علیٰ اٰثارھم بعیسیٰ ابن مریم۔"

ریویو کے حوالے اُن کے لئے اس قدر موثر ثابت ہوئے۔ کہ انہیں یہ کہکر وقت ٹالنا پڑا۔ کہ:۔

"آپ کے پیر و مرشد (ان کی مراد اس سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز تھے) بھی پہلے پہل حضرت صاحب کی نبوت کو نہیں مانتے تھے۔ بلکہ بتایا۔ کہ حضور نے ایک چٹھی میں ایک دوست کو یہی لکھا۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ کا دعویٰ نبی ہونے کا ہرگز نہیں۔ اس کے متعلق اس غرض سے کہ مبلغ صاحب کی دھوکا بازی پبلک پر واضح ہو جائے۔ میں نے تحریر طلب کی۔ جو آپ نے اس مضمون کی بلاحیل وحجت دے دی۔ کہ:۔

"میاں صاحب نے ایک دوست کو خط میں لکھا۔ کہ حضرت مرزا صاحب نے دعویٰ نبوت تو نہیں کیا۔ مگر مصلحت وقت نے تقاضا کیا۔ کہ آپ کی پوزیشن کو کم کر کے پیش کیا جا رہا ہے۔ لہذا آپ کی پوزیشن کو بڑھانے کے لئے دعویٰ نبوت منسوب کیا گیا ہے۔

بشیر احمد ۱۲-۳-۲۳"

(انہوں نے یہ بھی ظاہر کیا۔ کہ وہ خط (یا اس کا فوٹو) ان کے ہاں چک میں موجود ہے۔ چنانچہ جھوٹے کو گھر تک پہنچانے کے لئے ان کے ہمراہ چک میں ہی چلا گیا۔ مگر وہاں جا کر اس معاملہ کو بالکل ہی نہ چھیڑا۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ دراصل انہیں اس محفل میں وعدہ کر کے ٹالنے کے سوا کوئی چارہ نہ تھا۔ اور کوئی تجویز انہیں سجھا چھڑانے کی نہ سوجھی۔ مگر ایسے افترا سے مطلق نہ جھجکے۔ اگر جماعت کی طرف سے انہیں یہی کچھ سکھایا گیا ہے۔ تو نہایت شرم کا مقام ہے۔ اگر انہیں کوئی ایسی جعلی چٹھی دفع الوقتی کے لئے عنایت بھی ہوئی ہو جسے پبلک کے سامنے پیش کرنے سے منع کیا گیا ہو۔ تو دوسرے لفظوں میں وہ اس بات کے مقر ہیں۔ کہ ان کے پاس مولوی صاحب کی سابقہ تحریروں کا کچھ جواب نہیں۔ ماسوا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ان الزامی مگر غلط حوالوں کے۔ ہم نے ان کی تحریریں پبلک کے سامنے پیش کردی ہیں۔ معلوم نہیں وہ کس وقت کا انتظار کر رہے ہیں۔ اگر یہ حیلہ اُن کے مبلغ کی اختراع ہے۔ تو ان کی اخلاقی حالت ظاہر ہوتی ہے۔ کہ اپنی ذمہ داری کو محسوس نہ کر کے اس قدر جھوٹ سے کام لیا ؎

گر ہمیں مکتب و ہمیں ملّاں
کار طفلاں تمام خواہد شد

(۶)

پھر کفر و اسلام کے متعلق شروع ہوئے۔ تو فرمایا۔ اور غیر احمدی دوستوں کو جوش دلانے کے لئے اس پر خوب زور دیا۔ کہ حضرت (مسیح موعود علیہ السلام) نے فرمایا ہے "کہ کسی کو ہم کافر نہیں کہتے۔ بلکہ لوگ خود کافر بنتے ہیں" میں نے کہا۔ کہ اگر حوالہ درست بھی تسلیم کیا جاوے۔ تو اس میں شک نہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کام مسلمان بنانا تھا۔ مگر جس جس نے انکار کیا۔ اس کی سزا کا مستوجب بنتا گیا۔ نبی کریم صلعم ایک مبشر کی حیثیت میں تشریف لائے۔ آپ رحمۃ اللعالمین تھے۔ جس جس نے آپ کے دعویٰ کو قبول کیا۔ اس نعمت کا حصّہ لیتے گئے۔ مگر جس جس نے انکار کیا۔ جہنم کی سزا کے حقدار ٹھیرتے گئے۔ نبی کریم دونوں صورتوں میں رحمۃ ہی رہے۔ تو اسی طرح مسیح موعود کے انکار سے بھی لوگوں نے خود اپنے لئے کفر کو پسند کیا۔ ویسے حضرت تو لوگوں کو مسلمان ہی کرنے آئے تھے۔ اس پر فرمانے لگے۔ کہ حضرت مسیح موعود کا انکار تو من ترک الصلوٰۃ متعمداً فقد کفر کے مطابق ہے۔ کہ جس طرح ایک مسلمان نماز میں تساہل کرنے کے باوجود مسلمان رہ سکتا ہے۔ (حالانکہ تساہل اور ترک میں فرق ہے۔ تساہل کرنیوالا نماز کا تارک نہیں کہلا سکتا۔ مگر جو اس رکن کا انکار کردے۔ وہ تارک ہوگا۔ اور ضرور کافر ہوگا) میں نے کہا۔ کہ یہ مسئلہ تو نبوّت کا نتیجہ ہے۔ اگر وہ مسئلہ حل ہو جائے۔ تو اس میں چنداں بحث کی ضرورت نہیں رہتی۔ اس حدیث میں تو آپ کے اس دعویٰ کا جواب ہے۔ کہ "جزو" کا انکار "کل" کا انکار نہیں کہلا سکتا۔ بلکہ آپ تو یہ تسلیم کرتے ہیں۔ کہ اگر ۹۹ بنا کفر کی اور ایک اسلام کی بھی ہو تو مسلمان رہ سکتا ہے۔ کیا سابقہ انبیاء میں کسی ایک کے انکار سے بھی مثلاً عیسےٰ علیہ السلام کے بھی۔ جو ایمان بالرسل کا $\frac{۱}{۱۲۴۰۰۰}$ حصّہ ہے۔ مسلمان رہ سکتا ہے حالانکہ $\frac{۱۲۳۹۹۹}{۱۲۴۰۰۰}$ ایمان اس میں موجود ہے اسی طرح نماز کے متعلق فرمایا۔ کہ گو یہ ایک جزو ہے مگر حکم الٰہی کو ترک کرنے کی وجہ سے کافر قرار پائیگا جو کُل ہے۔ یعنی انکار جزو انکار کل کا باعث ہوا۔ اس مجلس میں ایک شیعہ صاحب بھی بیٹھے تھے انہیں مبلغ صاحب کے عقائد احمدیت کے متعلق عجیب ہی معلوم ہوئے۔ تو انہوں نے اور مسائل کے متعلق بھی کچھ پوچھنا مناسب خیال کیا۔ پیغامی کے جوابات سنکر مجھے بھی بہت حیرانی ہوئی۔ کیونکہ یہ اہلِ پیغام کی روحانی موت پر دلالت کرتے ہیں۔ مکالمہ حسب ذیل ہوا۔

شیعہ صاحب :۔ معراج کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے ؟

پیغامی مبلغ :۔ معراج واقعی جسمانی ہوا تھا۔ اور ہمارا اعتقاد بالکل اہل سنت کے موافق ہے (اب بھی اگر اہل سنت انہیں اپنے میں شامل نہ کرلیں۔ تو نہایت بیدردی ہوگی)

شیعہ صاحب :۔ اگر یہ ممکن ہے۔ کہ نبی کریم آسمان پر اس جسم کے ساتھ تشریف لے جاویں۔ تو عیسیٰ علیہ السلام کا چوتھے آسمان پر تشریف لے جانا کیسے ناممکن ہے ؟

پیغامی مبلغ :۔ (اس دفعہ بھی ہر دلعزیزی کی تڑپ نے اجازت نہ دی۔ کہ اُن کے اعتقادات کے خلاف آواز اٹھا سکیں۔ فرمایا) دراصل وفات مسیح کا مسئلہ ہمارے لئے چنداں ضروری ہی نہیں۔ اس پر ایمان لائے بغیر بھی مسلمان رہ سکتا ہے۔

سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ کس بیماری کے علاج کے لئے حضرت مسیح موعود (خواہ مجدد کی حیثیت میں ہی تسلیم کئے جائیں) تشریف لائے تھے۔ اور وہ کونسی ضروری باتیں ہیں۔ جو ایک لاہوری احمدی میں پائی جانی ضروری ہیں۔ مبلّغ کی تو یہ حیثیت ہے۔ عوام کا اس سے اندازہ لگ سکتا ہے۔ اُن کا تو ایمان ہے اور شاید تبلیغ بھی اس کی ضرور کرتے ہونگے۔ کہ

۱۔ حضرت مسیح موعود پر ایمان لانا ضروری نہیں۔

۲۔ نماز کو ترک کرنے والا مسلمان روزہ کا تارک مسلمان۔ حج کو ترک کرے مسلمان۔ زکوٰۃ نہ دے مسلمان (نگران کے چندہ کو ادا کرنا ضروری ہوگا)

۳۔ سنت کو مٹانا کوئی جرم نہیں۔ ڈاڑھی منڈانا تو عام فیشن ہے۔ جس کے مبلغ صاحب خاصے پابند پائے گئے تھے۔

۴۔ وفات مسیح کو ماننا ضروری نہیں۔

شاید مزید جرح پر اور بھی انکشاف ہوتا۔ مگر وقت اتنا ہی تھا۔

(۷)

کاش آپ لوگ سمجھیں۔ کہ آپ لوگ کس کا خمیازہ بھگت رہے ہیں۔ اور کون چیز آپ کی ہلاکت کا باعث ہوئی ہے۔ تنزل کے اصل اسباب کو تلاش کرنے کی کوشش کریں۔ تمہاری زندگی صرف اور صرف اُسی دروازہ پر جھکنے میں مضمر ہے۔ جس سے دُور ہو کر تم نے اس قدر نقصان اٹھایا۔ اس عرصہ میں کافی تجربہ ہو چکا ہوگا۔ کہ دنیا کی کوئی طاقت الٰہی سلسلہ کا کچھ بگاڑ نہیں سکتی۔ دنیا والوں کی ہزار مخالفت کچھ اثر نہیں کرتی۔ قادیانی والوں کی نمایاں کامیابی تمہارے سامنے ہے۔ کہ کس طرح "چند آدمیوں" نے دلیری سے اپنے اعتقادات کو دنیا کے سامنے پیش کیا۔ انہیں کیسی مقبولیت حاصل ہوئی۔ اس میں خدائی ہاتھ کام کر رہا تھا۔ جس میں اللہ تعالیٰ کی نصرت تھی۔ یہ محض فضل الٰہی تھا۔ ہاں تم بھی مرد میدان بنو۔ اور دنیوی طاقتوں سے ہرگز مرعوب نہ ہو۔ بلکہ عاقبت کا فکر کرو۔ اور اُسی کے حضور سرخروئی حاصل کرنے کی کوشش کرو۔ اس جیسا بھی خوش نصیب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کوئی نہیں جو صبح کو بھولا شام کو گھر واپس آجائے
وما علینا الا البلاغ المبین ۔
(احقر غلام رسول قمر بیانوی)

یہودی مشن

رسالہ کذبات مرزا کا جواب

(سلسلہ گذشتہ)

(از ماسٹر محمد علی اظہر)

جھوٹ نمبر ۱۵ ۔ مرزا صاحب "اور ان کی پرانی تاریخوں میں لکھا ہے ۔ کہ ایک نبی شاہزادہ ہے جو بلادِ شام کی طرف سے آیا تھا ۔ جس کو قریباً ۱۹۰۰ برس آئے ہوئے گذرے ۔" تحفہ گولڑویہ ص ۱۴۱)

ابو عبیدہ ۔ اے دنیا کے پڑھے لکھے لوگو ۔ خدا کی قسم مرزا صاحب کا یہ بیان جھوٹ ہے ۔ اگر کشمیر کی کسی کتاب میں ایسا لکھا ہوا کوئی قادیانی دوست دکھادے تو علاوہ انعام عام کے میں وعدہ کرتا ہوں ۔ کہ مبلغ ۵۰ روپے اور انعام دوں گا ۔

اظہر ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو کچھ فرمایا ہے ۔ وہ بالکل صحیح ہے ۔ پرانی تواریخ کشمیر اور اہل کشمیر کے اقوال اس کی تصدیق کرتے ہیں ۔ مندرجہ ذیل شواہد ملاحظہ ہوں :۔

---

(۱) تاریخ اعظمی ص ۵۲ ۔ حضرت سید نصیر الدین خان بیاری از سادات عالی شان است ۔ در زمرۂ مستورین بود ۔ بہ تقریبے ظہور فرمودہ ۔ مقبرہ میر مقدس سرہ در محلہ خانیار ہبط فیوض و انوار است ۔ در جوار ایشاں سنگ قبرے واقع شدہ ۔ در عوام مشہور است ۔ کہ آنجا پیغمبرے آسودہ است ۔ کہ در زمان سابقہ در کشمیر مبعوث شدہ بود ۔ ایں مقام بمقام پیغمبر معروف است ۔ در کتابے از تواریخ دیدہ شد ۔ کہ بعد قضیۂ دور و دراز حکایتے مے نویسد ۔ کہ یکے از سلاطین زادہا براہ زہد و تقویٰ آمدہ ریاضت و عبادت بسیار کرد ۔ برسالتِ مردم کشمیر مبعوث شدہ ۔ در کشمیر آمدہ بدعوت خلائق اشتغال نمود ۔ بعد رحلت در محلہ ازہ مرہ آسود ۔ در آں کتاب نام آں پیغمبر را یوز آصف نوشتہ ۔ از مزاخانیار متصل واقع است ۔ اکثر اصحاب بکمال خصوصاً مرشد راقم و خدمت ملا عنایت اللہ شال مے فرمودند کہ ازیں مکان وقت زیارت فیوض و برکاتِ نبوت ظاہر مے شود ۔ واللہ اعلم عند اللہ"

نوٹ :۔ اس کتاب کی تاریخ تصنیف ۱۱۴۸ھ ہے ۔ چنانچہ خود لکھتے ہیں "تاریخ تصنیف کتاب ہذا بنام واقعاتِ کشمیر کہ ۱۱۴۸ھ است ۔ اتفاق افتاد ۔ گویا موجودہ زمانہ سے دو سو سال پہلے کی تصنیف ہے ۔

مندرجہ بالا تحریر جو تاریخ اعظمی سے نقل کی گئی ہے ۔ مندرجہ ذیل باتوں پر روشنی ڈالتی ہے ۔

(اوّل) عوام میں مشہور ہے ۔ کہ یہ ایک پیغمبر کی قبر ہے

(دوم) وہ مقام مقامِ پیغمبر کے نام سے مشہور ہے ۔

(سوم) پرانی تاریخوں میں بھی اس پیغمبر کا ذکر ہے

(چہارم) یہ پیغمبر شاہزادہ تھا ۔

(پنجم) کشمیر میں باہر سے آیا تھا ۔

(ششم) اس پیغمبر کا نام اس تاریخی کتاب میں یوز آصف لکھا ہے ۔ (ہفتم) اکثر اصحاب کمال اور خصوصاً مصنفِ تاریخ اعظمی کے مرشد یہ بیان کرتے ہیں ۔ کہ وقتِ زیارت اس مکان سے نبوت کے فیوض و برکات ظاہر ہوتے ہیں ۔

ان ساتوں باتوں سے یہ نتیجہ استنباط ہوتا ہے کہ یہ پیغمبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں ۔ کیونکہ (۱) اس کا پیغمبر کے نام سے مشہور ہونا ثابت کرتا ہے ۔ کہ وہ کوئی اسرائیلی نبی ہے ۔ اس لئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی پیغمبر مبعوث نہیں ہوا ۔ جس کی یہ قبر ہو ۔ اور ہندو اپنے بزرگوں کو راجہ ۔ رشی منی ۔ اوتار ۔ سدھ ۔ بدھ وغیرہ ناموں سے پکارتے تھے ۔ نبی اور پیغمبر کے نام سے نہیں ۔

---

(۲) اس پیغمبر کا نام شاہزادہ ہونا سے مسیح قرار دیتا ہے ۔ کیونکہ وہ اپنے آپ کو ابن داؤد کہلاتے تھے ۔ دیکھو متی ۱ ۔ یسوع مسیح ابن داؤد ابن ابراہیم کا نسب نامہ پھر متی $\frac{21}{1}$ تا $\frac{1}{9}$ "یسوع نے دو شاگردوں کو یہ کہکر بھیجا ۔ کہ اپنے سامنے کے گاؤں میں جاؤ ۔ وہاں پہنچتے ہی ایک گدھی بندھی ہوئی اور اس کے ساتھ بچہ ملیگا ۔ انہیں کھولکر میرے پاس لے آؤ ۔ اور اگر کوئی تم سے کچھ کہے ۔ تو یہ کہنا کہ یہ خداوند کو درکار ہیں ۔ وہ فوراً انہیں بھیج دیگا ۔ یہ اس لئے ہوا ۔ کہ جو نبی کی معرفت کہا گیا تھا ۔ وہ پورا ہو ۔ کہ صیون کی بیٹی سے کہو ۔ کہ دیکھ تیرا بادشاہ تیرے پاس آتا ہے ۔ وہ حلیم ہے اور گدھے پر سوار ہے ۔ بلکہ لادو کے بچے پر"

پس شاگردوں نے جاکر جیسا یسوع نے انہیں حکم دیا تھا ۔ ویسا ہی کیا ۔ اور گدھی اور بچے کو لاکر اپنے کپڑے ان پر ڈالے ۔ اور وہ ان پر بیٹھ گیا اور بھیڑ میں کے اکثر لوگوں نے اپنے کپڑے راستے میں بچھائے ۔ اور اوروں نے درختوں سے ڈالیاں کاٹ کر راہ میں پھیلائیں ۔ اور بھیڑ جو اس کے آگے آگے جاتی تھی ۔ اور پیچھے پیچھے چلی آتی تھی پکار پکار کر کہتی تھی ۔ کہ "ابن داؤد کو ہوشعنا"

اس واقعہ کے ساتھ ہی لوقا ۱۹ $\frac{39}{40}$ میں لکھا ہے ۔ کہ "بھیڑ میں سے بعض فریسیوں نے اس سے کہا ۔ کہ اے استاد اپنے شاگردوں کو جھڑک دے (یعنی "ابن داؤد کو ہوشعنا" کہنے سے روک دے) اس نے جواب میں کہا ۔ میں تم سے کہتا ہوں ۔ کہ اگر یہ چپ رہیں ۔ تو پتھر چلا اٹھیں گے"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دیکھو اس حوالہ میں یسوع کو بادشاہ اور ابن داؤد کے نام سے پکارا گیا ہے۔ پس جب داؤد بادشاہ ہے۔ تو ابن داؤد شہزادہ اور بادشاہ ہے۔ اسی لئے یسوع نے اپنے آپ کو بادشاہ اور ابن داؤد کہلوایا۔ اور یہاں تک کہدیا۔ کہ اگر میرے شاگرد مجھے ابن داؤد نہ کہیں گے۔ تو پتھر مجھے ابن داؤد کہکر پکاریں گے۔

پھر دیکھو یوحنا ۱۹ باب ۱۹ تا ۲۲ "اور پیلاطوس نے ایک کتابہ لکھکر صلیب پر لٹکا دیا۔ اس میں یہ لکھا ہوا تھا" یسوع ناصری یہودیوں کا بادشاہ" اس کتابہ کو بہت سے یہودیوں نے پڑھا۔ اس لئے کہ وہ مقام جہاں یسوع صلیب دیا گیا تھا شہر کے نزدیک تھا۔ اور وہ عبرانی اور لاطینی اور یونانی میں لکھا ہوا تھا۔ پس یہودیوں کے سردار کاہنوں نے پیلاطوس سے کہا۔ کہ یہودیوں کا بادشاہ نہ لکھ۔ بلکہ یہ کہ اس نے کہا۔ میں یہودیوں کا بادشاہ ہوں۔ پیلاطوس نے جواب دیا۔ کہ میں نے جو کچھ لکھ دیا وہ لکھ دیا"

ان حوالہ جات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت مسیح اپنے آپ کو ابن داؤد اور یہودیوں کا بادشاہ کہلاتے تھے۔ لہذا وہی شہزادہ نبی تھے ؛

---

(۳۱) یہ پیشگوئی غیر ملک سے کشمیر میں آیا ہے۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی شام کے علاقہ سے کشمیر میں آئے۔ اور اسی سیاحت کی وجہ سے ان کا نام مسیح ہوا ہے۔ چنانچہ لغت کی کتاب میں اس نام کی یہی تشریح کی گئی ہے۔ (دیکھو لسان العرب ط ۳۱ ج ۲) قیل سمی عیسیٰ بمسیح لانہ کان سائحاً فی الارض لا یستقر۔ یعنی عیسیٰ کا نام مسیح اس لئے رکھا گیا ہے۔ کہ وہ زمین میں سیر کرتا تھا۔ اور کہیں اور کسی جگہ اس کو قرار نہ تھا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا ہی فرمایا ہے۔ دیکھو کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۔ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے۔ قال احب شیئی الی اللہ الغرباء قیل ای شیئی الغرباء۔ قال الذین یفرون بدینھم و یجتمعون الی عیسیٰ ابن مریم (منہ) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پیارے خدا کی جناب میں وہ لوگ ہیں۔ جو غریب ہیں۔ پوچھا گیا۔ کہ غریب کے کیا معنی ہیں۔ کہا وہ لوگ ہیں۔ جو عیسیٰ مسیح کی طرح دین لے کر اپنے ملک سے بھاگتے ہیں۔

سراج الملوک مطبوعہ مطبع خیریہ مصر ۱۳۰۶ھ صفحہ ۶ میں مذکور ہے۔ ابن عیسیٰ روح اللہ وکلمتہ راس الزاھدین و امام السائحین۔ یعنی کہاں ہے عیسیٰ روح اللہ اور کلمۃ اللہ جو زاہدوں کا سردار اور سیاحوں کا امام تھا۔ اور احادیث میں بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اس سیاحت کا ذکر ہے بلکہ یہ سیاحت حکم الٰہی سے کی گئی۔ چنانچہ ملاحظہ ہو۔ کنز العمال جلد ۲ صفحہ ۳۴۲۔ ابوہریرہ سے روایت ہے اوحی اللہ تعالیٰ الی عیسیٰ ان یا عیسیٰ انتقل من مکانٍ الی مکانٍ لئلا تعرف فتوذی۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی۔ کہ اے عیسیٰ ایک مکان سے دوسرے مکان کی طرف نقل کرتا رہ۔ یعنی ایک ملک سے دوسرے ملک کی طرف جا۔ تاکہ کوئی تجھے پہچان کر دکھ نہ دے ؛

اس حدیث شریف سے صاف ظاہر ہے۔ کہ پہلے ایک ایذا سے چھٹکارا پایا ہے۔ اسی لئے یہ حکم نازل ہوا۔ کہ اب ہجرت کرو۔ اور نقل مکانی کرتے رہو۔ تا پہچانے نہ جاؤ۔ اور پھر دکھ میں مبتلا نہ ہو جاؤ۔ اور وہ ایذا واقعہ صلیب ہی ہے۔ جس کے بعد نقل مکانی کا حکم ہوا۔ اور آپ کی نقل مکانی کی کیفیت حدیث میں یوں مذکور ہے۔

دیکھو کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۷ جابر سے روایت ہے کان عیسیٰ ابن مریم یسیح فاذا امسیٰ اکل بقل الصحراء و یشرب الماء القراح و توسد التراب ثم قال عیسیٰ ابن مریم لیس له بیت یخرب ولا ولد یموت طعامه بقل الصحراء و شرابه الماء القراح و وساده التراب فلما اصبح ساح فمر بوادٍ فاذا فیه رجل اعمیٰ مقعد مجذوم قد قطعت الجذام السماء من فوقه و الوادی من تحته و الثلج عن یمینه و البرد عن یساره و هو یقول الحمد للہ رب العالمین ثلاثاً فقال له عیسیٰ ابن مریم یا عبد اللہ علیٰ ما تحمد اللہ و انت اعمیٰ مقعد مجذوم قد قطعت الجذام السماء من فوقک و الوادی من تحتک و الثلج عن یمینک و البرد عن یسارک قال یا عیسیٰ احمد اللہ اذلم اکن الساعة ممن یقول انا اللہ و ابن اللہ او ثالث ثلاثة۔ (رواہ الدیلمی و ابن النجار عن جابر)

دیلمی اور ابن نجار نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے۔ کہ عیسیٰ علیہ السلام سفر کرتے تھے۔ جب شام پڑ جاتی تو جنگل کا ساگ پات کھا لیتے۔ اور چشموں کا پانی پی لیتے۔ اور مٹی کا تکیہ بناتے۔ (یعنی زمین پر ہی بلا بستر لیٹ رہتے) پھر کہتے کہ نہ تو میرا گھر ہے۔ کہ خراب ہونے کا اندیشہ ہو۔ اور نہ کوئی اولاد ہے۔ کہ جس کے مرنے کا کوئی غم ہو۔ کھانے کے لئے جنگل کا ساگ پات۔ پینے کے لئے چشموں کا پانی اور سونے کے لئے زمین بستر ہے۔ جس کے گم ہو جانے کا کچھ فکر نہیں جب صبح ہوتی چل کھڑے ہوتے۔ یہاں تک کہ سفر کرتے کرتے ایک وادی میں پہنچے (مراد کشمیر ہے۔ کیونکہ اسے وادی ہی کہتے ہیں) جہاں ایک اندھا آدمی دیکھا۔ جو چل پھر نہیں سکتا تھا۔ اور مجذوبی تھا۔ اور جذام نے اس کے بدن کو پھاڑ دیا تھا۔ اس کے لئے کوئی سایہ کی جگہ نہیں تھی۔ اس کے اوپر آسمان ہی کا سائبان تھا۔ وادی اس کے نیچے تھی۔ اور اس کے دائیں بائیں برف اور شدید سردی تھی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مگر باوجود ان سب تکالیف کے وہ اپنے رب العالمین کا شکر ادا کرتا تھا۔ عیسیٰ علیہ السلام نے اس سے پوچھا کہ اے خدا کے بندے تو کس چیز پر خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے۔ حالانکہ تو اندھا بھی ہے۔ اپاہج بھی ہے۔ جذامی بھی ہے۔ اور جذام سے تیرا سارا بدن پارہ پارہ ہو گیا ہے۔ اور تو آسمان کے نیچے بے اوٹ پڑا ہے۔ اور وادی تیرے نیچے ہے۔ اور برف اور سردی تیرے دائیں بائیں ہے۔ اس شخص نے جواب دیا۔ کہ اے عیسیٰ میں اللہ تعالیٰ کی حمد اس لئے کرتا ہوں۔ کہ میں اس زمانہ اور وقت میں نہیں ہوا۔ جب کہ لوگ تیری نسبت کہیں گے۔ کہ تو خدا اور خدا کا بیٹا ہے۔ اور اقنوم ثالث ہے ؛

ان ہر دو احادیث سے ہمیں مندرجہ ذیل باتیں معلوم ہوتی ہیں :-

(۱) اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یہودیوں کی ایذا دہی سے بچنے کے واسطے نقل مکانی یعنی ممالک کی سیاحت کا حکم دیا۔

(۲) عیسیٰ علیہ السلام نے یہ سیاحت اختیار کی۔ اور جنگلوں میں بسیرا کرتے رہے۔ ساگ پات کھاتے اور چشموں کا پانی پیتے رہے۔

(۳) یہ سیاحت کرتے کرتے وہ ایک وادی میں پہنچے باقی مقامات جہاں جہاں انہوں نے سیاحت کی بیان نہیں کئے گئے۔ بلکہ آخری مقام جہاں انہوں نے رہائش اختیار کر لی اس کا ذکر حدیث میں مذکور ہے اس وادی کا حدیث شریف میں جو نقشہ کھینچا گیا ہے وہ ہو بہو کشمیر سے ملتا ہے۔ اسے سمجھنے کے لئے میں ذرہ واضح کر دیتا ہوں۔ اندھے مجذوم سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جو کلمے کہے ہیں۔ ان پر غور کرو۔ فرماتے ہیں۔ تو اندھا ہے۔ اپاہج ہے۔ جذامی ہے۔ اور جذام سے تیرا بدن پھٹ گیا ہے تو آسمان کے نیچے بے اوٹ ہے۔ وادی تیرے نیچے ہے۔ اور برف تیرے دائیں طرف ہے۔ اور سردی تیرے بائیں طرف ہے ؛

چونکہ کشمیر میں میوہ جات بہت ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کا کثرت سے استعمال کرنے والے جذامی ہو جاتے ہیں۔ اس کے مشرق کی طرف کوہ ہمالیہ کا بلند سلسلہ ہے۔ اور برف سے مستور رہتا ہے اور بائیں طرف کے مغربی پہاڑ کم بلند ہیں۔ اس لئے برف تو نہیں مگر سردی کافی ہوتی ہے۔ چنانچہ جغرافیہ ایشیا مصنفہ ای ٹائلڈ مین صاحب بہادر میں صفحہ ۱۹۵ پر کشمیر کے متعلق یہ عبارت مندرج ہے۔

"یہ وادیوں اور پہاڑوں کا ملک ہے۔ پہاڑوں کے سلسلے جنوب مشرق سے شمال مغرب کو ایک دوسرے کے برابر پھیلے ہوئے ہیں۔ ان سلسلوں کے درمیان دریا بہتے ہیں۔ شمال کی طرف کے پہاڑ کوہ قراقرم اور کوہ ہندوکش کے جزو ہیں۔ کوہ قراقرم کی چوٹی مونٹ گوڈون آسٹن ہے۔ جو مونٹ ایورسٹ کے سوا دنیا میں سب سے زیادہ اونچی ہے"

اس عبارت سے صاف ظاہر ہے۔ کہ وادی کشمیر کی دائیں طرف کوہ قراقرم کی چوٹی برفانی ہے۔ اور بائیں طرف کوہ ہندوکش برفانی نہیں سرد ہے۔ اور ان سے نیچے کی طرف وادی کشمیر ہے۔ یہ وہی نقشہ ہے۔ جو حدیث شریف میں مذکور ہے۔

پھر صفحہ ۱۹۶ میں لکھتے ہیں :- "کشمیر کے پھل اور میوے مشہور ہیں۔ ..... سرزمین کشمیر نہایت پرفضا اور دلربا ہے۔ کہیں سبزہ زار۔ کہیں چشمے اور آبشار کہیں میوہ دار درختوں کی بہار۔ غرض کشمیر کیا ہے بہشت کا نمونہ ہے"

یہ اس شخص کے مجذوم ہونے کی وجہ ہے۔ کہ اس نے ان میووں کا کثرت سے استعمال کیا ہے پس اس حدیث شریف سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنی سیر و سیاحت کے آخیر میں کشمیر میں وارد ہوئے۔ اور وہیں مقام کر لیا ہے اور قرآن شریف کی آیت واویناھما الی ربوۃ ذات قرار و معین ۲۳/۵۰ میں بھی اسی وادی کشمیر کا نقشہ ہی بیان فرمایا گیا ہے۔

یہ وہ لمبا سفر ہے۔ جس کی طرف تاریخ اعظمی میں نشان ۵۶۳ء کے ماتحت یہ عبارت اشارہ کرتی ہے "در کتابے دیدہ شد کہ بعد قضیۂ دورود دراز حکایتے مے نویسد۔ ..... در محلہ انزہ مرہ آسود"

---

(۴) در آں کتاب نام آں پیغمبر را یوز آصف نوشتہ اس فقرہ سے معلوم ہوا۔ کہ اس پیغمبر کا نام یوز آصف تھا۔ اور یہ نام یسوع آصف سے بگڑا ہوا ہے۔ یوز یسوع کا بگڑا ہوا ہے۔ س۔ ز سے بدل گیا۔ اور آسف عبرانی لفظ ہے۔ اور حضرت مسیح کے اسماء میں داخل ہے۔ اور اس کے معنی عبرانی میں اکٹھا کرنے والا ہے۔ پس اس نام کے معنی ہیں۔ وہ یسوع جو بکھرے ہوؤں کو اکٹھا کرنے والا ہے۔ یعنی ایک ہی تعلیم کے پیرو بنانے والا ہے۔ یہ صفت بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام میں پائی جاتی ہے۔ کیونکہ انجیل میں ان کا اپنا بیان ہے۔ یوحنا ۱۰/۱۶ اور میری اور بھی بھیڑیں ہیں۔ جو اس بھیڑ خانہ کی نہیں۔ مجھے ان کا بھی لانا ضرور ہے۔ اور وہ میری آواز سنینگی۔ پھر ایک ہی گلہ اور ایک ہی چرواہا ہوگا۔ متی ۱۵/۲۴ میں بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوائے اور کسی کی طرف نہیں بھیجا گیا۔ پس ان بھیڑوں کی تلاش کرنے کی وجہ سے حضرت عیسیٰ کا نام آسف ہوا۔ اور چونکہ یہ سفر اسی غرض سے اختیار کیا تھا۔ کہ انہیں تلاش کر کے تبلیغ کی جائے۔ اس لئے اپنا نام بھی اسی کے مطابق یسوع آسف رکھا۔ جو بگڑ کر یوز آصف ہو گیا۔

اور چونکہ بنی اسرائیل کے دس قبیلے کشمیر اور اس کے نواح میں آکر آباد ہو گئے تھے۔ اس لئے تلاش کرتے کرتے اور دشوار گذار راستوں کو طے کرتے ہوئے فارس۔ ہندوستان میں سے گذرتے ہوئے کشمیر میں آکر مقام کیا۔ اور یہیں انتقال فرمایا۔ (باقی دارد)

فاروق کی خریداری بڑھانا آپ کا قومی فرض ہے۔ اس لئے آپ کم از کم ایک جدید خریدار فاروق کیواسطے عطا فرما کر ثواب حاصل کریں۔ (منیجر فاروق)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دیانندی مشن

لکھشمن کے چور اور چیتر کا جواب

(گذشتہ سے پیوستہ)

چور اور چیتر: "عقائد ایسے خراب اور ناپاک تھے۔ کہ ظاہراً اور باطناً تمامتر شرک کی غلاظتوں سے آلودہ تھے۔ اور جن کو کوئی حقانی صداقت چھو بھی نہیں گئی"

احمدی شرما:۔ مہاشہ جی یہ بالکل درست ہے۔ کہ دیانند کے تمام عقائد مشرکانہ تھے۔ مثلاً خدا غیر پیدا شدہ۔ روح اور مادہ غیر پیدا شدہ۔ خدا ازلی اور ابدی۔ روح اور مادہ ازلی ابدی۔ خدا غیر مخلوق۔ روح اور مادہ غیر مخلوق۔ پرمیشور ایک جگہ سے دوسری جگہ حرکت کرتا ہے "اے پرمیشور جس جس مقام سے آپ دنیا کے بنانے اور پالنے کے لئے حرکت کریں۔ اس اس مقام سے ہمارا خوف دور ہو" (یجروید ادھیائے ۳۶ منتر ۲۲)

دو پرمیشور: "ہے اگنی تو اور اندر ہماری اس ہومی کو پیار کرو" (اتھروید کانڈ ۱ سوکت ۷ منتر ۳)

"اندر اور اگنی تم دونوں ملکر ان کو الٹا جلا ڈالو"

(اتھروید ۳-۱-۳ "ہے اندر اور اگنی تم دونوں ایک مت ہو کر سویکار کرو۔ جس سے ہمارا گھومنا اور بڑے بڑے کاموں میں ہاتھ ڈالنا فائدہ مند ہو"

(اتھروید ۳-۱۵-۳)

غرضیکہ اس طرح اور بھی بہت سے منتر ہیں۔ جن سے عناصر پرستی کا ثبوت ملتا ہے۔ اس کے باوجود میں یہ دکھاتا ہوں۔ کہ دیانندی دن بدن دھریت کی طرف بڑی تیزی سے جا رہے ہیں۔ مثلاً "ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ کہ آریہ نوجوان دھڑا دھڑ ناستکتا (دھریت) کی لہر میں بہے ہوئے چلے جاتے ہیں" (آریہ دیر لاہور یکم مارچ ۱۹۳۱ء صفحہ ۳)

"ودیارتھی بجائے آریہ بننے کے ناستک (دھریہ) اور عیش پرست بنتے چلے جا رہے ہیں۔ نہ چوٹی نہ یگیوپویت۔ بلکہ چوٹی اور جنیو پر مخول اڑایا جاتا ہے" (آریہ گزٹ جون ۱۹۳۱ء صفحہ ۱۱)

ویدوں کی عام تعلیم اور دیانندیوں کا عمل صاف صاف بتا رہا ہے۔ کہ دیانند کی تمام تعلیم مشرکانہ تھی۔ جس کا پرنیام یہ نکلا ہے۔ کہ تمام آریہ دھریہ بن گئے ہیں۔ اور اپنی دہریت پر خود اپنی مہر ثبت کر رہے ہیں ؎

خوشتر آں باشد کہ سر دلبراں
گفتہ آید در حدیث دیگراں

چور اور چیتر: "مسلمان آریوں کے داماد ثابت ہوئے"

احمدی شرما:۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بالکل درست فرمایا ہے۔ اور آریوں کو خود اس بات کا اعتراف ہے۔ ملاحظہ ہو:۔

"رانا پرتاب سنگھ نے یہ جواب دیا۔ کہ میں ایسے راجپوت کے ساتھ کھانا نہیں کھا سکتا۔ جس نے اپنی بہن ترک (مسلمان) کو دی ہے۔ اور جو عجب نہیں۔ کہ اس کے ساتھ کھانا بھی کھاتا ہو۔ یہ سنکر راجہ مان سنگھ کو تاؤ آگیا۔ اور بغیر کھانا کھائے یہ کہتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے۔ کہ ہم نے تمہاری لاج رکھنے کو اپنی عزت قربان کی۔ اور اپنی بہنوں اور لڑکیوں کو ترکوں (مسلمانوں) کو دیا" (اخبار کرم ویر لاہور ۱۰ دسمبر ۱۹۲۹ء صفحہ ۸ ک ۱)

چور اور چیتر: "نیوگ دوسرے لفظوں میں حرام کاری کا دوسرا نام ہے۔ ایسے بیٹے کی خواہش پر بھی ہزار لعنت ہے۔ اور تف اس اولاد پر جو حرام کے ذریعہ حاصل کی جاتی ہے۔ دنیا میں کنجر سب سے زیادہ بے شرم اور فاسق قوم ہے۔ مگر وہ بھی بہو سے حرام کاری نہیں کراتے۔ پس وید کی مقدس تعلیمیں سب مساوی ہیں ؎

ایں خانہ ہمہ آفتاب است

احمدی شرما:۔ تمام دنیا کے مہذب اور شریف انسان حرام کاری کو انسانیت کے لئے باعث ننگ و عار قرار دیتے ہیں۔ لیکن آریہ ہیں۔ کہ ایسی حرامکاری پر مرتے ہیں۔ اس پر دل و جان قربان کرتے ہیں۔ کیوں ایسی حرامکاری پر فخر نہ کریں۔ جبکہ موجودہ زمانے کا مہرشی دیانند یہ صاف اعلان کرتا ہے:۔

"گجرات پنجاب میں ۱۸۷۵ء میں دیانند نے ایک لیکچر دیا تھا۔ دوران لیکچر میں ایک آریہ عورت نے دریافت کیا تھا۔ کہ جس عورت کا شوہر طوائف یعنی کنجری کے پاس جاوے۔ تو اس کی عورت کیا کرے تو دیانند نے یہ کہا۔ کہ وہ آریہ عورت بھی ایک اور مضبوط سا آدمی رکھ لے" یہ ہے۔ آریوں کے مایہ ناز مہرشی کی اخلاقی گراوٹ۔ جن لوگوں کی غیرت اور حس مر چکی ہو۔ ان کو یقیناً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی لطیف نکتہ چینی گرانی معلوم ہوگی۔

احساس عزت کیوں نہیں
شرم اور غیرت کیوں نہیں
اب ننگ ہی کچھ اور ہے
بے غیرتی کا دور ہے

نہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی نیوگ کو نفرت اور حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ بلکہ آریوں کو بھی نیوگ سے نفرت ہے۔ ملاحظہ ہو:۔

"موجودہ زمانے کی سپرٹ کو نیوگ کے برخلاف دیکھکر آریہ سماج نیوگ کی حمایت سے کترا تا ہے۔۔۔ آریہ سماج نے نیوگ کو عمل میں لانے کی کبھی کوشش نہ کی۔۔۔ آج کل کے لوگوں کا جذبہ ہمدردی نیوگ کے برخلاف بغاوت کرتا ہے۔۔۔ دھوا دوا کی حمایت کر کے آریہ سماج نے نیوگ کی ایک طرح تردید کر دی ہے" (آریہ گزٹ کارشتی نمبر ۱۴ فروری ۱۹۳۱ء)

تمام آریہ سماجی تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جائز اور شریفانہ نکتہ چینی سے متاثر ہو کر نیوگ سے متنفر ہو چکے ہیں۔ مگر نیوگ کی فلاسفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے دلدادے کے دل میں ابھی تک نیوگ سے دل خوش کرنے کی ہوس ہے۔

نیوگ صرف دیانندی گھڑنت ہے۔ ویدوں میں نیوگ کا نام ونشان نہیں ہے۔ بلکہ تمام پراچین بزرگ نیوگ کی نندا کرتے ہیں۔ اور اس کو حرام کاری اور قابل تعزیر خیال کرتے ہیں۔ مثلاً

ویدنیوگ کی مخالفت میں:۔ "جو استری پہلے پتی کے مرنیکے پیچھے دوسرے سے دوہ کرے . . . دونوں کی علیحدگی نہیں ہوگی" (اتھروید کانڈ ۹ پرپاٹھک ۲۰ انوواک ۳ منتر ۲۴۔ کس طرح وید نیوگ کی تردید کرتے ہوئے بیوہ کو نکاح ثانی کی اجازت دیتا ہے۔

منوسمرتی نیوگ کی مخالفت میں:۔ "جو عورت اولاد ہونے کی طمع سے دوسرے سے جماع کرتی ہے۔ وہ دنیا میں بدنام ہوتی ہے۔ اور پرلوک میں شوہر کو نہیں پاتی" (منوسمرتی ادھیائے ۵ شلوک ۱۶۱)

"راجہ بین نے جس کی عقل غلبہ شہوت سے خراب ہوگئی تھی۔ ورنوں کا ملانا کیا" (منو ۹-۶۶) "راجہ بین کے راج میں نیوگ کی اجازت دی گئی۔ جو کہ پشو کے برابر کام ہے۔ اگرچہ راجہ بین نے اس کو جائز قرار دیا۔ لیکن براہمنوں نے اس کو ناجائز بتلایا" (منو ۹-۶۵)

دیکھئے سنو جی مہاراج جن کی قابلیت آریوں کے نزدیک بھی مانیہ ہے۔ نیوگ کو انسان کے درجہ سے گرا کر حیوان بنا رہے ہیں۔ اور ساتھ ہی نیوگ کو زنا قرار دیتے ہیں۔ مثلاً بواہ کے منتر میں نیوگ کا ذکر نہیں اور نہ بیوہ عورت کے ساتھ زنا جائز ہے۔ (منو ۹-۶۴)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صرف سنو جی مہاراج کی تائید کی ہے۔ اور بس آریوں کو چاہیئے۔ کہ پکشپات کو تیاگ کر نیوگ کی فلاسفی کے دلدادے لیکھرام کی تحریر اور میرے جواب کو غور سے پڑھکر خاص نتیجے پر پہنچنے کی کوشش کریں ؎

میرے دل کو دیکھکر میری وفا کو دیکھکر ٭ بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھکر

میری طرف سے تمام آریوں کی خدمت میں چیلنج عرض ہے۔ کہ اگر وہ نیوگ کو ویدانوکول ثابت کرنیکے لئے تیار ہوں۔ تو میرے ساتھ تحریری شاستراتھ کرلیں۔ اور اگر دیانندیوں نے اس مضمون کا شرافت اور تہذیب کے ساتھ کوئی جواب لکھا۔ تو اس کا خاطر خواہ جواب الجواب دیا جاوے گا۔ اطلاعاً عرض ہے ؎

لکھیں جواب شوق سے ممبر سماج کے ٭ شرما تو منتظر ہے تمہارے جواب کا

(خاکسار آریہ سماج کا دیرینہ سیوک فتح محمد احمدی شرما از کراچی)

چھ سو روپیہ ماہوار کمانیکے قابل بنا دینے کا ذمہ دار ہوں

جو لوگ تجارت سے ناواقف ہیں۔ ان کے نزدیک بیس روپیہ روزانہ کمانا غیر ممکن ہے۔ مگر میں آپ کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ دھوکہ نہیں فریب نہیں اشتہار بازی نہیں۔ محبان وطن کی کوششوں سے کوئنج انڈسٹریز کالج جاری ہوگیا ہے۔ اور عملی طور پر ہر آدمی کے ہاتھ سے انگلینڈ امریکہ۔ جرمنی۔ جاپان کی سوا سو ۱۲۵ قیمتی دستکاریاں سکھائی جاتی ہیں۔ اور اس قدر ارزاں مال بنانا سکھایا جاتا ہے۔ کہ باوجود کساد بازاری کے جس طرح انگلینڈ کا مال بازار میں فروخت نہیں ہوتا۔ مگر جاپانی مال محض ارزاں ہونے کی وجہ سے ہاتھوں ہاتھ فروخت ہوتا ہے۔ اور یہ دستکاریاں پچیس تیس روپیہ کے سرمایہ سے جاری ہوسکتی ہیں۔ جو لوگ یہاں نہیں آسکتے۔ وہ رسالہ دستکاری آٹھ آنہ میں منگوا کر فائدہ اٹھائیں۔ المشتہر ڈاکٹر شفیع احمد پی۔ ایچ۔ ڈی ایڈیٹر رسالہ دستکاری بلیماران۔ دہلی۔ وی پی منگواؤ گے۔ تو چودہ آنہ کا ہوگا۔ اور منی آرڈر بھیجو گے۔ تو دس آنہ میں پڑے گا۔

حبِ اٹھرا (گودبھری) (رجسٹرڈ)

مولانا حکیم نورالدین رضی اللہ عنہ شاہی طبیب کا ستر سالہ مجرب نسخہ حبِ اٹھرا گورنمنٹ آف انڈیا سے نظام جان اینڈ سنز کے لئے رجسٹرڈ ہو چکا ہے۔ جو دوسری جگہ سے نہیں مل سکتا۔ اگر آپ کو اولاد کی خواہش ہے۔ تو یہی حبِ اٹھرا رجسٹرڈ گھر میں استعمال کرائیں۔ اگر آپ نے بے اولادی کا اندھیرا دور کرنا ہے۔ تو حبِ اٹھرا رجسٹرڈ ضرور استعمال کراویں۔ حبِ اٹھرا امراض اٹھرا کا تریاق ہے۔ اٹھرا کی شناخت حمل گر جاتے ہیں۔ مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ پیدا ہو کر مر جاتے ہیں۔ اٹھارہ سال تک نہیں پہنچتے۔ حبِ اٹھرا رجسٹرڈ رحم کی تمام کمزوریاں دور کرتی ہے۔ بچہ کو طاقتور بناتی۔ حمل کو گرنے سے روکتی اور پیدائش میں بھی آسانی ہوتی ہے۔ بچہ اور والدہ کے لئے تریاق ہے۔ قیمت فی تولہ عہ۔ مکمل خوراک ۱۱ تولہ۔ یکدم منگوانے پر صرف ۱۱ روپیہ علاوہ محصول۔ نصف منگوانے پر صرف محصول معاف۔

المشتہر:۔ نظام جان اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان